خواتین عمرہ کیسے کریں

تصحیح، ترتیب وتزئین
مفتی سعد عبدالرزاق
فاضل جامعۃ فاروقیہ
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی



خواتین عمرہ کیسے کریں

تصحیح، ترتیب وتزئین

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی





مفتی سعد عبدالرزاق صاحب سے مسائل دریافت کرنے کے لئے

اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

+92 321 2022205

کتاب کا نام: ــــــــــ خواتین عمرہ کیسے کریں

مصنّف: ــــــــــ مفتی سعد عبدالرزاق

طبع اول: ــــــــــ اگست 2023

ناشر: ــــــــــ المیزان پبلشرز کراچی، پاکستان

باہتمام: ــــــــــ نبیل احمد

عرض مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دوران حج وعمرہ کئی مرتبہ اس بات کا احساس ہوا کہ عمرہ کے مسائل پر مشتمل کوئی ایسا رسالہ مرتب ہونا چاہئے جس میں صرف خواتین سے متعلقہ مسائل ذکر کئے جائیں اور ساتھ ہی باجماعت نماز اور نماز جنازہ کے طریقے کو بھی مختصراً بیان کردیا جائے تاکہ ہماری خواتین جو عام طور پر گھروں ہی میں نماز کا اہتمام کرتی ہیں وہ بھی بوقت ضرورت جماعت سے نماز اور نماز جنازہ ادا کرسکیں، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور کچھ احباب کی معاونت سے الحمدللہ یہ کام تکمیل کو پہنچا، دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہوں یا کسی ایسے مسئلہ کی طرف توجہ ہو جو اس کتابچہ میں مذکور نہ ہو تو مجھے مطلع فرمائیں اور مجھے اور جملہ معاونین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سعد عبدالرزاق

+92 321 2022205

فہرست

چند ضروری باتیں

ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف سفر کرنے کا اعزاز بخشا، دنیاوی مشاغل سے فراغت نصیب کی، اسباب کا انتظام کیا اور سب سے بڑی بات کہ ہمیں شرف قبولیت بخشا، یہاں تک کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کررہے ہیں، یہ بہت مبارک سفر ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور ہمیں کامل آداب اور سنت کے مطابق اس سفر اور اس مبارک فریضہ کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے۔

سفر کے آغاز سے ہی اس بات کی کوشش کریں کہ سفر کے انتظامات اس طور پر کیئے جائیں کہ ہر ہر عمل کامل طور پر ادا ہو سکے، چونکہ خواتین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ماہواری (ایام حیض) کا عذر رکھا ہے، اس لئے اس بات کا ضرور اہتمام فرمائیں کہ اپنے سفر کی ترتیب اس طرح بنائیں کہ اس مبارک سفر کا مکمل یا اکثر حصہ پاکی میں گزرے، اس لئے سفر کے شروع میں ہی اس کی ترتیب بنالیں، کچھ لوگ آپ کو حیض بند کرنے والی ادویات کے استعمال کا

مشورہ دیں یقیناً وہ آپ کے ساتھ مخلص ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ اس سفر کے دوران ان ادویات کی وجہ سے آنے والی مشکلات سے ناواقف ہوں گے، عمرہ پر جانے والی خواتین کے احوال سننے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ یہ ادویات بجائے آسانی کے مشکلات بڑھانے کا سبب بنتی ہیں لہٰذا کوشش کریں کہ اس قسم کی کسی دوائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

مسائل حج میں بعض چیزوں کے نام عربی میں ہیں، اکثر حج کرنے والی عورتیں چونکہ عربی نہیں سمجھتیں، لہٰذا وہ ان الفاظ کو بھی نہیں سمجھ پاتیں، اس لئے ان کی وضاحت کی جا رہی ہے، ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں، کیونکہ آئندہ اصطلاحی الفاظ کا ذکر بار بار آئے گا۔

تسبیح: سُبحَانَ الله کہنا۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکبَر کہنا۔

تلبیہ: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

تہلیل: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا۔

آفاقیہ: وہ عورت جو میقات کی حدود سے باہر رہتی ہو، جیسے پاکستانی۔

میقات: وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

حل: حدود حرم اور حدود میقات کے درمیانی علاقے کو حل کہتے ہیں۔

حرم: مکہ کے چاروں طرف کچھ دُور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا وغیرہ حرام ہے۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آج کل بیرعلی کہتے ہیں۔

احرام: احرام کے معنیٰ حرام کرنا، عمرہ کرنے والی عورت جس وقت عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتی ہے، تو اس پر چند حلال اور مُباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اسے احرام کہتے ہیں۔

مُحرِمہ: احرام باندھنے والی۔

بیت اللہ: یعنی کعبہ یہ مکہ معظّمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، یہ مُسلمانوں کا قبلہ ہے اور بڑا

بابرکت اور مقدس مقام ہے۔

طواف: بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

شوط: ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

حجر اسود: سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی طرح سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں انسانی قد کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

اِستلام: حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا، یا حجر اسود کی طرف دور ہی سے اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لینا۔

مقام ابراہیم: یہ ایک جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل انسانی قد کے برابر دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم کہتے ہیں۔

رکن یمانی: بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

زمزم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے، جس پر جانے کی آج کل اجازت نہیں، جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی: صفا اور مرویٰ کے درمیان سات چکر لگانا۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والی عورتیں اپنے معمول کی چال سے چلتی ہیں، جبکہ مرد دوڑتے ہیں۔

مروہ: بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے،

جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

حلق: بال منڈوانا یہ عورتوں کے لئے حرام ہے۔

قصر: بال کتروانا۔

دم: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

نقشہ افعال عمرہ

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام عمرہ	فرض
۲	طواف	فرض
۳	سعی	واجب
۴	انگلی کے ایک پورے کے بقدر بال کتروانا	واجب

۱ عمرہ کرنے والی خواتین سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوانے کے بعد عمرے کے احرام سے حلال ہوجائیں گی۔

٢ اگر بال کٹوانے کے علاوہ عمرہ کے تمام افعال ادا کر دیئے ہیں تو اپنے بال خود بھی کاٹ سکتی ہیں اور دوسروں کے بھی بال کاٹ سکتی ہیں۔

حیض بند کرنے والی ادویات

خواتین کے لئے حیض بند کرنے والی ادویات کا استعمال انتہائی مضر ہے اس لئے حتی الامکان ان سے پرہیز کرنا چاہیئے، خصوصا وہ خواتین جنہیں اللہ رب العزت نے اپنے پاک گھر کی حاضری کے لئے قبول فرمایا۔

تجربہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ عمرہ کے سفر کے دوران ان ادویات کے استعمال سے بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے اور جب خواتین سے یہ بات عرض کی جاتی ہے تو عموماً ایک ہی جواب ملتا ہے کہ ہم نے اپنی ڈاکٹر سے اس بارے میں پوچھ لیا ہے اور انہوں نے ہمیں ان ادویات کے استعمال کی اجازت دی ہے حالانکہ عام طور پر ڈاکٹر عمرہ کے مسائل اور دوران سفر عمرہ ان ادویات کی وجہ سے پیش آنے والے شرعی مسائل سے واقفیت نہیں رکھتیں اس لئے وہ سفر عمرہ کو عام سا سفر سمجھتے ہوئے اس قسم کی

اجازت دے دیتی ہیں، اس لئے مؤدبانہ گزارش ہے کہ خواتین اس شرعی عذر کو جو اللہ تعالیٰ نے ہر عورت کے لئے مقرر فرمایا ہے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے لئے کسی قسم کا غیر فطری طریقہ اختیار نہ کریں۔

حیض بند کرنے والی ادویات استعمال کرنے کا اگر خواتین پختہ تہیہ کر ہی لیں تو ان ادویات کے اجزاء کا ضرور جائزہ لیں کہ کہیں اس میں کوئی ناجائز چیز تو شامل نہیں۔

مسئلہ: اگر ان ادویات کے استعمال سے خون مکمل طور پر بند ہو جائے تو اس عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر ادویات کے استعمال سے خون کم تو ہوا لیکن مکمل طور پر بند نہیں ہوا، ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سرخی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس عورت کے لئے ایام حیض میں مسجد میں جانا اور طواف کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے اس حالت میں طواف کر لیا تو اس کا وہی حکم ہوگا جو حالت حیض میں طواف کا ہے۔

مسئلہ: بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے دو دو ماہ تک تھوڑا

تھوڑا خوان آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھتے ہوئے نماز ادا نہیں کرتیں روزہ نہیں رکھتیں اور طواف کے لئے پریشان رہتیں ہیں، یہ کم علمی اور ناسمجھی کی بات ہے، دراصل اس خون کو استحاضہ (بیماری کا خون) کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ عورت کے حیض کی عادت کے ایام میں یہ خون حیض شمار ہوگا اور اس میں نماز، روزہ اور طواف نہیں کیا جائے گا نہ ہی اس عورت کو ان دنوں میں مسجد میں جانے کی اجازت دی جائے گی، لیکن حیض کی عادت کے علاوہ کے ایام میں یہ خون استحاضہ (بیماری کا خون) سمجھا جائے گا اور یہ عورت پاک سمجھی جائے گی اور اسے نماز اور روزوں کا اہتمام کرنا ہوگا، اگر طواف کرنا چاہے تو طواف کرسکتی ہے، مسجد میں جانا چاہے تو مسجد جاسکتی ہے۔

سفرعمرہ سے پہلے چند ضروری کام

سفر سے پہلے ہر ایک سے چاہے رشتہ دار ہوں، پڑوسی ہوں، گھر میں کام کرنے والی ماسیاں ہوں غرض یہ کہ جس سے بھی کسی قسم کی معاملہ داری ہے ،اس سے معافی مانگیں اور جہاں تک ہو سکے تلافی کی کوشش کریں۔

سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیجئے اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے اور اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے اس مبارک سفر کا سبب نہ ہو، اللہ کے یہاں وہی عمل مقبول ہوتا ہے، جو خالص اس کی رضا کیلئے کیا گیا ہو۔

اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلیں، یاد رکھئے......! توبہ کی تین شرطیں ہیں:

1. اگر گناہ کے کام میں مبتلا ہے تو اسے اسی وقت چھوڑ دے۔
2. اب تک جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔
3. اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم ہو۔

نوٹ: اگر حقوق العباد میں کمی کی ہے تو یہ شرط ہے کہ اس کی تلافی کی جائے۔

مستحب ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کاٹ لے، بغل اور زیرِ ناف بال صاف کرلے اور صابن وغیرہ سے نہالے، تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہوجائے، غسل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ غسل احرام باندھنے کے لئے کررہی ہوں، غسل یا وضو، احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجباتِ احرام میں سے ہے، لیکن ان

کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینا مکروہ ہے،خواتین کے لئے احرام میں کوئی لباس مخصوص نہیں البتہ سادگی اختیار کرنا بہتر ہے۔

احرام

عربی لغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا یا اس کے معنی اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کرلینا ہے، یعنی احرام کے شرعی معنی یہ ہوئے کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال تھیں، مثلاً پہلے خوشبو لگانا وغیرہ جائز تھا، نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر ممنوع اور حرام کرلینا۔

واجباتِ احرام

١ میقات سے احرام کی نیت کرنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا، احرام کی نیت گھر سے چلتے وقت بھی کر سکتے ہیں، البتہ میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا ہر حال میں واجب ہے، اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں ورنہ دم لازم آئے گا۔

٢ ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

گھر سے روانگی

یادرکھئے احرام کسی مخصوص لباس کا نام نہیں بلکہ نیت کا نام ہے،احرام کی نیت کر کے انسان اپنے اوپر چند کاموں کوحرام کر لیتا ہے، جو عام حالات میں اس کے لئے حلال ہیں ،اس لئے ابھی نیت نہ کریں،خوب خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نفل احرام کے ادا کیجئے اور خوب عاجزی کے ساتھ اللہ سے اپنے لئے،اپنے عزیز واقارب،سعدعبدالرزاق اوراس کے گھر والوں کے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے دعا مانگیں، جوعورتیں اس وقت ایام حیض یا نفاس کی وجہ سے نماز پڑھنے سے معذور ہوں وہ صرف دعا مانگنے پر اکتفاء کریں، پھر گھر سے مسنون طریقے سے نکلیں،اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ائیر پورٹ پہنچ کر جب جہاز کی پرواز یقینی ہوجائے،تو اب احرام کی نیت کر لیں اور اگر جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات گزرنے سے پہلے نیت کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے،البتہ بغیر احرام کی نیت کئے میقات سے گزر جانے کی

صورت میں دم دینا ہوگا۔

نوٹ: جو عورتیں اپنے گھر سے براہ راست مدینہ منورہ جانے کی نیت سے روانہ ہوں وہ گھر سے نکلتے ہوئے احرام اور دیگر کام جو بیان ہوئے نہیں کریں گی، البتہ جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوں گی تو اوپر ذکر کئے گئے تمام کام کرنے ہوں گے۔

احکام سفر

١ شریعت کی نظر میں جو مسلمان عورت اڑتالیس 48 میل (تقریباً اٹھتر 78 کلومیٹر) کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے روانہ ہو، اسے مسافرہ کہتے ہیں، ایسی عورت پر شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز بجائے چار فرض کے دو فرض ہو جاتی ہے، اسے قصر کہتے ہیں۔

٢ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی جس طرح عام حالات میں پڑھی جاتی ہیں سفر میں بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی۔

٣ مسافرہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گی تو پوری نماز ادا کرے گی۔

۴ اگر مسافرہ، مقیم امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہی ہو تو اسے ہر حال میں قصر نماز ہی پڑھنا ہوگی، اگر پوری نماز پڑھ لی تو گناہ گار ہوگی اور اگر پوری نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

۵ مسافرہ اپنے شہر سے نکلنے کے بعد اگر کسی جگہ قیام کا ارادہ کرے، اگر اس نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ کیا تو یہ مسافرہ اب وہاں مقیمہ ہو جائے گی اور اب اسے پوری نماز پڑھنا ہوگی، لہٰذا اگر کوئی عورت مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کرے گی تو اسے وہاں پوری نماز پڑھنا ہوگی۔

نیت

عمرہ کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے عورتیں احرام کا مخصوص نقاب پہن لیں، یاد رکھئے......! احرام کی حالت میں بھی عورت کو بے پردگی کی اجازت نہیں اور ایسا نقاب پہننے کی بھی اجازت نہیں جو چہرے سے لگا ہوا ہو، اس لئے ایسے نقاب کا انتظام کیجئے، جو چہرے سے بھی نہ لگے اور بے پردگی بھی

نہ ہو، بازار میں ایسے نقاب بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔

اب عمرہ کی نیت کیجئے اگر عربی میں یاد ہو تو عربی میں، ورنہ جس زبان میں چاہیں عمرے کی نیت کر لیں عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتی ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرمالیں۔

نیت کرنے کے بعد خواتین آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھیں:

لَبَّیۡكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیۡكَ لَبَّیۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ لَبَّیۡكَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَكَ وَالۡمُلۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ رِضَاكَ وَالۡجَنَّۃَ

وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ غَضَبِكَ وَالنَّارَ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ کے غصے اور آگ سے آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر احرام مکمل نہیں ہوتا۔

سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں، یہ آپ کے لئے سب سے افضل ذکر ہے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، ہر حالت میں تلبیہ پڑھتی رہیں، فضول گفتگو، اخبار ورسائل پڑھنے سے بچیں، کوشش کریں کہ موبائل کا استعمال کم از کم ہو اور بند ہی کر دیں تو بہت ہی اچھی بات ہوگی اور اگر جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے تو باوضو ہو کر قبلہ کی سمت معلوم کر کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں کسی کے منع کرنے پر نماز نہ چھوڑیں، یاد رکھئے......! جس طرح آپ کا یہ سفر ایک فرض کی ادائیگی کی نیت سے ہے، نماز بھی ایک اہم ترین فرض عبادت ہے، جس کا چھوڑ نا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ نیت اور تلبیہ کے بعد آپ احرام کی پابندیوں میں داخل ہو چکی ہیں، لہٰذا احرام کی ممنوعات سے بچیں۔ یاد رکھئے......! ممنوعات چاہے آپ جان بوجھ کر کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، اپنی خوشی سے کریں یا زبردستی کوئی آپ کو مجبور کر دے، ہر حال میں اس کا عوض اور بدلہ (قربانی، صدقہ یا روزہ) ادا کرنا ہوگا ممنوعات کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

میقات سے متعلق چند اہم مسائل

مسئلہ: احرام کا غسل جس طرح پاک اور طاہرہ عورت کے لئے مستحب ہے، اسی طرح حائضہ کے لئے بھی مستحب ہے البتہ حائضہ کے لئے احرام کے دو نفل پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: حائضہ کے لئے بھی احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے احرام باندھ لیا پھر ایام حیض شروع ہو گئے تو اس سے اس کا احرام فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر حائضہ یہ سمجھ کر کہ حالت حیض میں احرام جائز اور درست نہیں، میقات سے بغیر احرام کے گزر جائے یا جان بوجھ کر یا بھول سے بغیر احرام باندھے میقات سے گزر جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ کرے اور واپس میقات پر جا کر عمرے کا احرام باندھے اور اگر واپس میقات تک نہ جا سکتی ہو تو دم دیدے، اور ایک عمرہ بطور قضاء کرے۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر عمرہ کا احرام باندھ لیا لیکن ابھی عمرہ کا طواف شروع نہیں کیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ میقات پر واپس جا کر عمرہ کا تلبیہ پڑھے صرف تلبیہ پڑھنا کافی ہوگا نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں اور اگر واپس میقات تک نہ جاسکتی ہو تو دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر عمرہ کا احرام باندھ لیا اور عمرہ کا طواف شروع کر دیا تو وہ اپنی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ کرے اور دم دیدے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا الله کہیں، بہتر ہے راستہ سے ہٹ کر کھڑی ہوں تا کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دعا مانگیں اگر یاد ہو تو اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

یا اللہ آپ سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ،

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمُهَابَةً

یا اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم و تکریم اور شرف اور وہیبت میں اضافہ کر

وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا

اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی تعظیم وتکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھا دے

افعال عمرہ

فرائض عمرہ: عمرہ میں دو فرض ہیں۔

1. احرام۔
2. طواف۔

واجبات عمرہ: عمرہ کے دو واجب ہیں۔

1. صفا مروہ کی سعی کرنا۔
2. سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوانا۔

طواف

طواف سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگانا ہے، طواف کے لئے مطاف (طواف کی جگہ) میں آئیں، حجر اسود کی طرف چلیں، حجر اسود کی سیدھ کے قریب پہنچ کر بیت اللہ کی طرف چہرہ کر لیں، حجر اسود کی سیدھ کے بائیں طرف کھڑی ہو کر (اس طرح کہ حجر اسود دائیں جانب ہو) عمرہ کے طواف کی نیت کریں۔

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتی ہوں آپ اسے میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمالیجئے۔

(زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں ارادہ اور نیت کر لینا بھی کافی ہے)

اب حجر اسود کی سیدھ میں کھڑی ہوں اور دونوں ہاتھ تکبیر تحریمہ کی طرح اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ کہیں پھر دونوں ہاتھ نیچے گرا دیں یہ حجر اسود کا استقبال ہے، پھر حجر اسود کو بوسہ دیں، یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ

دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہوئی ہو اور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو، چونکہ آج کل عموماً حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں بوسہ نہ دیں صرف اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گویا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہیں پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھیں اور ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

حجر اسود کی سیدھ میں کھڑی ہو کر حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اسی حالت پر مڑ جائیں کہ قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں اور طواف کرنا شروع کر دیں، اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے کسی فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، دوران طواف نگاہ سامنے رکھیں، طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا بے ادبی ہے، بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا کرتی رہیں اور ذکر کرتی رہیں، طواف میں حطیم کو جو درحقیقت کعبہ شریف کا حصہ ہے، ضرور شامل کریں ورنہ طواف ادھورا رہ جائے گا۔

ایک بات قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ طواف کے وقت ہجوم میں جبکہ اپنے آپ کو

سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، مسلسل کتاب یا قرآن شریف کو ہاتھ میں رکھنا اور نگاہ کتاب پر جما کر طواف کی دعائیں پڑھنا فرض کے برابر سمجھا جاتا ہے، چاہے کسی سے ٹکراتے جائیں، ٹھوکریں کھاتے جائیں اور چاہے کتاب وغیرہ گر کر قدموں میں کچل جائے (اور ایسا عموماً ہوتا ہے) اور اسی کو عبادت سمجھا جائے، **یاد رکھئے** جو دعائیں عام طور پر طواف کے دوران پڑھی جاتی ہیں، ان میں سے کوئی خاص دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول نہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو اس کے ذریعے اللہ سے مانگیں، یا ذکر کریں، البتہ رکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونا جو حجر اسود سے پہلے ہے) سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں اور حجر اسود کا استلام کریں، اس طرح طواف کا ایک چکر پورا ہوا، اسی طرح سات چکر پورے کریں، ہر چکر کے بعد جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں تو استلام کریں، سات چکر پورے ہونے کے بعد

آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کریں، آپ کا طواف پورا ہو گیا۔

نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ طواف کے لئے باوضو رہنا اور پاک ہونا شرط ہے بغیر وضو کے اور ناپاکی کی حالت میں طواف نہیں ہوتا۔

واجباتِ طواف

١. طہارت یعنی حَدثِ اکبر اور حَدثِ اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض ونفاس وجنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔
٢. سترِ عورت ہونا یعنی جسم کا جو جو حصّہ چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔
٣. جو پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کو پیدل طواف کرنا۔
٤. داہنی طرف سے طواف شروع کرنا، یعنی حجر اسود سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلنا۔
٥. حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔
٦. پورا طواف کرنا یعنی طواف کے سات چکر پورے کرنا۔
٧. ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھنا۔

محرماتِ طواف

١ حَدثِ اکبر یعنی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں اور حَدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے۔

٢ اس قدر سترِ کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا، جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ۔

٣ بلا عذر رسوار ہوکر یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر، یا پیٹ یا گھٹنوں کے بَل چل کر یا الٹا ہوکر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔

٤ طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

٥ طواف کا کوئی چکّر یا چکّر کا کچھ حصّہ ترک کر دینا۔

٦ حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

٧ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصّہ بھی ادا کرنا حرام ہے، لیکن جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کے لئے حجرِ اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔

٨ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہاتِ طواف

١ طواف کے دوران فضول، بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا (بلاضرورت موبائل پر بات چیت بھی اسی میں داخل ہے)۔

٢ خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت سے متعلق گفتگو کرنا۔

٣ ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔

٤ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

٥ حجر اسود کا استلام نہ کرنا۔

٦ حجر اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

٧ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا۔

٨ طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر، یا کسی اور جگہ دعا کے لئے کھڑے ہونا۔

۹ دورانِ طواف کھانا کھانا۔

۱۰ دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور درمیان میں دوگانہ طواف نہ پڑھنا۔

۱۱ خطبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۲ فرض نماز کی تکبیر و اقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔

۱۳ دونوں ہاتھ طواف کی نیّت کے وقت تکبیر پڑھے بغیر اٹھانا۔

۱۴ دوران طواف دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

۱۵ پیشاب، پائخانہ کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۶ بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

۱۷ بلا عذر جُوتا پہن کر طواف کرنا۔

۱۸ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

ملتزم پر دعا

آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کر کے اب ملتزم پر آئیں اور یہاں آ کر خوب دعا کریں یہاں دعا قبول ہوتی ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھئے کہ چونکہ

ملتزم پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ چمٹیں اور نہ ہی ہاتھ لگائیں بلکہ صرف وہاں کھڑی ہو کر دعا مانگ لیں۔

ہجوم کے زمانے میں جب مردوں کے لئے بھی ملتزم پر جانا مشکل ہوتا ہے اس وقت عورتوں کا مردوں کے ہجوم میں گھسنا شرعاً بالکل بھی ٹھیک نہیں، ہجوم کی صورت میں ملتزم کے سامنے دور ہی سے کھڑے ہو کر دعا مانگ لی جائے جہاں مردوں سے اختلاط نہ ہوتا ہو۔

ایک ضروری وضاحت: عام طور پر لوگ کعبہ شریف کے دروازے کو ملتزم سمجھتے ہیں اور اسی سے چمٹے رہتے ہیں، جبکہ ملتزم پر جگہ خالی ہوتی ہے، درحقیقت ملتزم حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی دیوار کا نام ہے۔

طواف کی دو رکعت (واجب الطواف)

اب مقام ابراہیم پر آیئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے اگر وہاں جگہ نہ ملے تو کہیں بھی یہ دو رکعت ادا کی جاسکتی ہیں، مقام ابراہیم کے پیچھے ہی ان دو رکعت کی ادائیگی کو ضروری سمجھنا اور اس

وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا سبب بننا، انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے اوراس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ وقت وقت مکروہ نہ ہو اگر مکروہ وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لیں تو گناہ بھی ہوگا اور دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہوگا اس لئے مکروہ وقت گزرنے کا انتظار کریں۔

نوٹ: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے:

١ صبح صادق سے اشراق کے وقت تک۔

٢ زوال کے وقت۔

٣ عصر اور مغرب کے درمیان۔

مسئلہ: اگر نماز فجر یا نماز عصر کے بعد طواف کیا تو دو رکعت ابھی نہ پڑھیں، اگر چاہیں تو عمرہ کے باقی افعال ادا کر کے احرام سے حلال ہو جائیں اور پھر جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تو یہ دو رکعت ادا کر لیں۔

نوٹ: دو رکعت کا پڑھنا ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف نفل ہی کیوں نہ ہو۔

آب زم زم

طواف کی نماز سے فارغ ہوکر زم زم کے کنوئیں پر جانا اور آب زم زم پینا مستحب ہے لیکن چونکہ اب زم زم کے کنویں پر جانے کی قانونی اور انتظامی اعتبار سے اجازت نہیں ہے، اس لئے پورے حرم شریف میں کولر رکھ دیئے گئے ہیں وہاں آیئے اور قبلہ رخ کھڑی ہوکر یا بیٹھ کر خوب آب زم زم پئیں، شروع میں بِسْمِ اللهِ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کامل کا سوال کرتی ہوں۔

یاد رکھئے……! زم زم کا پانی جس نیت سے پئیں گی وہ پوری کی جائے گی اور زم زم پیتے ہوئے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

سعی کے لئے صفا پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں آکر حجر اسود کا نواں

استلام کرنا مستحب ہے، لیکن اگر بھیڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسا کرنا ضروری نہیں، پھر سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

سعی اور احکامِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے پھر سعی کی نیت کریں، پھر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور تین مرتبہ اس طرح دعا مانگیں:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے،

یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اور تن تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی

پھر درود شریف پڑھیں اور دعا کریں، اور ذکر کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستون نظر آئیں تو معمول کے مطابق عام رفتار سے ہی چلتی رہیں، ان ستونوں کو **میلین اخضرین** کہتے ہیں۔

ان کے درمیان اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

پھر جب مروہ پہنچیں تو قبلہ رخ ہوکر **اَللّٰهُ اَكْبَر** کہیں اور اسی طرح دعا مانگیں، جس طرح صفا پر مانگی تھی، صفا سے مروہ تک یہ ایک چکر ہو گیا، پھر مروہ سے صفا کی طرف چلیں درمیان میں وہی اعمال کریں جو صفا سے مروہ تک کئے تھے، جب صفا پر پہنچیں گے تو دوسرا چکر ہو گیا، اسی طرح سات

چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مروہ پر پورا ہوگا۔

واجباتِ سعی

۱ سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت وحیض ونفاس سے پاک ہو۔

۲ سعی کے سات چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)۔

۳ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔

۴ عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔

۵ صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔

۶ ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی

۱ سعی کرتے وقت اس طرح خرید وفروخت یا بات چیت کرنا، جس سے توجہ ہٹ جائے یا اذکار اور دعائیں پڑھنے سے مانع ہو یا تسلسل ترک

ہوجائے (موبائل پر بات چیت بھی اسی میں داخل ہے)۔

۲ صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھنا۔

۳ سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا۔

۴ سترِ عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ چھپانا۔

۵ سعی میں سبز ستونوں کے درمیان دوڑنا یا تیزی سے چلنا۔

۶ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے درپے) ہونے کے خلاف ہے اور موالات سنت ہے۔

نوٹ: طواف اور سعی میں موالات (اتصال، پے درپے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہوکر فوراً ہی سعی کے لئے نکلنا سنت ہے۔

قصر یعنی بال کٹوانا

خواتین کے لئے سر کے سارے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی بالوں کو ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔ اپنے سر اور پیشانی کے بالوں کو اپنے آقا کے سپرد کردیں، جیسے

کنیزوں کے بال غلامی کے ثبوت میں کاٹ دیئے جاتے ہیں کہ ’’ اے میرے مولیٰ......! میری پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر مجھے اپنا بنالیں اور مجھے توفیق بندگی عطا فرمادیں۔‘‘ قصر کے بعد آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، اب آپ احرام سے حلال ہوچکی ہیں، احرام کی پابندیاں ختم ہوچکی ہیں، غسل کیجئے ،خوشبولگایئے ،عمدہ لباس (شریعت کے مطابق) زیب تن کیجئے۔

مسئلہ: اگر عمرے کے تمام افعال سوائے بال کٹوانے کے ادا کر لئے ہیں تو عمرہ کرنے والی عورت خود اپنے بال بھی کاٹ سکتی ہے اور دوسروں کے بال بھی کاٹ سکتی ہے، اور اگر افعال پورے نہیں ہوئے تو نہ اپنے بال کاٹ سکتی ہے نہ ہی دوسروں کے۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کئے جانے والے اعمال

مبارک ہو کہ آپ کا عمرہ بحسن وخوبی مکمل ہو چکا ہے، اب آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہے، ان اوقات کو غنیمت سمجھئے اور خوب عبادات، طواف، ذکر واذکار اور دین سیکھنے اور سکھانے میں اپنے اوقات کو صرف کیجئے ،طواف کرنا

سب سے افضل ہے، خوب طواف کیجئے اور اس کا ثواب اپنے عزیز واقارب چاہے زندہ ہوں یا انتقال ہو چکا ہو انہیں پہنچائیں، ہم سب پر سب سے زیادہ حقوق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی طواف کیجئے۔

اگر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں، تو تنعیم (مسجد عائشہ) یا جعرانہ جاکر احرام باندھیں اور افعال عمرہ کو اسی ترتیب سے ادا کریں جو بیان کی گئی، البتہ صرف طواف کرتے رہنا افضل ہے، بازار جانے اور لغویات میں لگنے سے اپنے آپ کو بچایئے۔

عورتیں اور باجماعت نماز

عورتوں کے لئے مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھنے سے بہتر اور افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کریں، عام طور پر عورتیں گھروں ہی میں نماز کا اہتمام کرتی ہیں لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقع پر بسا اوقات نمازیں باجماعت پڑھنے کی نوبت آجاتی ہے اور چونکہ عورتیں

جماعت کی نماز کے مسائل اور جماعت میں شامل ہونے کے طریقہ سے عام طور پر ناواقف ہوتی ہیں، اس لئے بعض اوقات ان سے بڑی غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں، اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ باجماعت نماز سے متعلق کچھ مسائل کو ذکر کردیا جائے تاکہ نمازیں محفوظ رہ سکیں، البتہ یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ بہرحال عورتوں کے لئے اپنے قیام کی جگہ ہی میں جہاں نامحرموں کا آنا جانا نہ ہو نماز پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: امام کے پیچھے نماز پڑھنے والی کو مقتدیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: جس جماعت کی نماز میں عورتیں شامل ہوں اس کی صفوں کی ترتیب اس طرح ہونی چاہئے کہ پہلے مردوں کی صفیں ہوں پھر بچوں کی اور پھر عورتوں کی صف ہو۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے مردوں کے بیچ میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا جائز نہیں، اس سے مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت کسی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہے، تو وہ نماز میں قراءت نہیں کرے گی بلکہ امام کا قراءت کرنا ہی اس کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ: مقتدیہ کے لئے ہر رکن امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو یہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ پوری رکعت مل گئی اور وہ پوری رکعت شمار ہوگی اور اگر رکوع کے بعد شامل ہوئی تو اس رکعت کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرنا ہوگا، جس کا طریقہ آگے لکھا جا رہا ہے۔

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں صرف آخری قعدہ امام کے ساتھ ملا کوئی رکعت نہ ملی تب بھی جماعت کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ: جس عورت کی امام کے ساتھ کچھ رکعتیں چھوٹ جائیں اسے مسبوقہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: مسبوقہ کو چاہیئے کہ امام کے ساتھ جتنی نماز مل جائے اسے ادا کرے اور امام کے نماز ختم کرنے پر سلام پھیرے بغیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے اور اپنی نماز مکمل کرے۔

مسئلہ: مسبوقہ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی جتنی رکعتیں چھوٹ گئیں ہیں ان کو قراءت کے ساتھ ادا کرے اور ان رکعتوں کی ادائیگی کے دوران کوئی

غلطی ہوجائے تو سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ: مسبوقہ کو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنی چاہئے کہ پہلے قراءت والی (یعنی جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی ہے) رکعتیں ادا کرے اور اس کے بعد بغیر قراءت والی (یعنی جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت نہیں ملائی جاتی) رکعتیں ادا کرے، اور جو رکعتیں امام کے ساتھ ادا کرچکی ہے اس کے حساب سے پہلا اور آخری قعدہ (تشہد،التحیات) کرے،یعنی ان رکعتوں کو ملا کر جو دوسری اور آخری رکعت ہو اس میں قعدہ کرے۔

مثال نمبر 1: ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں امام کے رکوع سے کھڑے ہونے سے پہلے پہلے کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی،تو اس کو مکمل نماز امام کے ساتھ مل گئی، وہ امام کے سلام پھیرنے کے ساتھ سلام پھیر دے۔

مثال نمبر 2: اگر کوئی عورت امام کے ساتھ ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں شریک ہوئی،تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے،اور اس رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ

سورت پڑھے، پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

مثال نمبر 3: اگر کوئی عورت امام کے ساتھ ظہر کی نماز کی تیسری رکعت میں شریک ہوئی، تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے، اور باقی رہ جانے والی دونوں رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے (اس لئے کہ یہ ان ملی ہوئی رکعتوں کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے) اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے، پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

مثال نمبر 4: اگر کوئی عورت امام کے ساتھ ظہر کی نماز کی چوتھی رکعت میں شریک ہوئی، تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے، اور باقی رہ جانے والی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے،

پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر پہلا قعدہ کرے اس لئے کہ یہ اس ملی ہوئی رکعت کے اعتبار سے دوسری رکعت ہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے، پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے، کیونکہ یہ اس ملی ہوئی رکعت کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے اور سورۂ فاتحہ پڑھے لیکن اس کے ساتھ سورت نہ ملائے اور رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

ضروری وضاحت: کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جانے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ پوری رکعت مل گئی اور رکوع چھوٹ جانے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ پوری رکعت چھوٹ گئی۔

مسئلہ: اگر کوئی بالغہ عورت دوران جماعت کسی مرد کے برابر میں بغیر کسی حائل کے کھڑی ہوجائے یا مرد کے آگے کھڑی ہوجائے تو اس سے مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

نوٹ: ضرورت کی بناء پر چند مسائل کو ذکر کیا گیا ہے، تفصیلی مسائل معلوم

کرنے اور اپنی نمازوں کو درست طریقہ پر ادا کرنے کے لئے نماز کے مسائل پر مشتمل مستند کتابوں کا مطالعہ کریں اور فوری پیش آنے والے مسائل کسی مستند عالم دین سے دریافت کریں۔

نماز جنازہ

جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ پڑھ لیں تو یہ فرض تمام لوگوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔

عورتوں کو چونکہ نماز جنازہ پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اس لئے عام طور پر عورتیں نماز جنازہ کے طریقے سے ناواقف ہوتی ہیں، لیکن حرمین شریفین کی حاضری کے موقع پر عورتوں کو بعض اوقات نماز جنازہ پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے، اس لئے مختصر طور پر نماز جنازہ کا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے اسے اچھی طرح سمجھ لیں۔

١ نماز جنازہ شروع کرنے سے پہلے نیت کی جائے۔

٢ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ تکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح سینہ تک اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو نماز کی طرح باندھ لے۔

③ پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں۔

④ پھر دوسری تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھیں۔

⑤ پھر تیسری تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اگر میت بالغ مرد یا عورت کی ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اگر میت نابالغہ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا
وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

٦ پھر چوتھی تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز کی طرح دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہنا فرض ہے، لیکن ہاتھ صرف پہلی تکبیر میں اٹھائے جاتے ہیں ہیں۔

مسئلہ: اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ میت بالغ کی ہے یا نابالغ کی یا ایک ساتھ کئی میتوں کی نماز جنازہ اکٹھی پڑھی جا رہی ہو تو تیسری تکبیر کے بعد بالغوں والی دعا پڑھی جائے گی۔

مسئلہ: حرمین شریفین میں عام طور پر امام ایک سلام پھیر کر نماز جنازہ ختم کر دیتے ہیں اس لئے امام کے سلام پھیرنے کے بعد دوسرا سلام خود پھیر دیں۔

مسئلہ: اگر نماز جنازہ میں شامل ہوتے ہوئے کچھ تکبیریں چھوٹ گئی ہوں تو امام کے ساتھ شامل ہو جائیں اور سلام پھیرنے سے پہلے چھوٹی ہوئی

تکبیرات کہہ کر سلام پھیر دیں، واضح رہے کہ اس صورت میں صرف تکبیرات کہی جائیں گی ان کے بعد پڑھے جانے والے اذکار نہیں پڑھے جائیں گے۔

حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں عورت مرد کے دائیں، بائیں یا آگے کھڑی ہوجائے تو مرد کی نماز فاسد ہوجاتی ہے،اس لئے حرم شریف میں اگر جماعت سے نماز پڑھنا چاہیں تو مردوں کے درمیان نماز ادا نہ کریں بلکہ عورتوں کے لئے مقررہ مقامات پر جماعت سے نماز ادا کریں، ورنہ مردوں کی نماز آپ کی وجہ سے فاسد ہوجائے گی۔

مسئلہ: عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، لہٰذا حرمین شریفین میں عصر کے بعد طواف، ذکر و دعا، درود شریف میں مشغول رہیں۔

مسئلہ: فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرائض سے پہلے ہے، اگر خدانخواستہ کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں، تو پھر انہیں فرائض کے فوراً بعد ادا نہ کریں،

بلکہ سورج طلوع ہوجانے کے بعد جب اشراق کا وقت شروع ہوجائے، اس وقت ادا کریں۔

مسئلہ: عام حالات میں عورتوں کے لئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقعہ پر اگر نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو عورتیں شریک ہوسکتی ہیں، اس لئے عورتیں نماز جنازہ کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں، نماز جنازہ کا طریقہ آگے بیان کیا جارہا ہے۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرنا، اس کی طرف تھوکنا، قرآن شریف پر ٹیک لگانا، اسے زمین پر رکھنا، اس کا تکیہ بنانا بڑی بے ادبی اور گناہ کی بات ہے، ان سب باتوں سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ: سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے نفل نماز نہ پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے حرمین شریفین جا کر مسجد میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے، البتہ افضل یہی ہے کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں، اگر عورتیں جماعت کے ساتھ نماز میں شامل ہونا چاہیں تو جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ اور

ضروری مسائل اچھی طرح سیکھ لیں۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں، جو گوشت فروخت ہوتا ہے، اس کے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ:

١ اگر وہ تازہ ہے، اور وہیں ذبح کیا گیا ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔

٢ یا وہ تازہ تو نہیں لیکن کسی اسلامی ملک سے درآمد کیا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی جائز ہے۔

٣ یا وہ گوشت کسی غیر مسلم ملک سے درآمد کیا گیا ہے اور اس کے جائز ہونے کی تصدیق مسلمانوں کی کسی مستند جماعت نے کر دی ہے تو ایسے گوشت کا استعمال بھی جائز ہے اور اگر کسی گوشت کے بارے میں یہ سب معلومات نہیں تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

جنایات

جنایات سے مراد ہر ایسا کام کرنا جو احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو چاہے جان بوجھ کر کرے یا بھول کر۔

جنایات دو قسم کی ہیں:

(الف) احرام کی جنایات: یعنی وہ چیزیں جن کا احرام میں کرنا منع ہے، اور یہ عورت کے حق میں سات ہیں:

١ خوشبو استعمال کرنا۔

٢ چہرہ کو اس طرح ڈھانکنا کہ کپڑا چہرے سے ٹکرائے۔

٣ بال دُور کرنا یا بدن سے جُوں مارنا یا جُدا کرنا۔

٤ ناخن کاٹنا۔

٥ جماع (ہم بستری) کرنا۔

٦ واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔

٧ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(ب) حرم کی جنایات: یعنی جن امور کا حدودِ حرم میں کرنا منع ہے، چاہے وہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو۔

١ حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

٢ حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔

نوٹ: جنایت کے ارتکاب سے صدقہ یا دم یعنی پوری بکری، بھیڑ، یا اونٹ / گائے کا ساتواں حصّہ، یا بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ ذبح کرنا ہوتا ہے، تفصیل کے لئے بوقتِ ضرورت کسی مستند عالم سے رجوع کریں۔

نوٹ: اس وقت چند ضروری باتیں یادرکھیں:

١ اگر نوچنے، کھجانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کریں، تین سے زائد بال پر پونے دو کیلو گیہوں صدقہ کرنا ہوگا۔

٢ اگر عبادت والے عمل مثلاً وضو کرتے ہوئے داڑھی کے تین بال گریں تو ایک مٹھی گیہوں کا صدقہ ہے اور اگر تین سے زائد گریں تو پونے دو کیلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کریں۔

٣ سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال جواز خود گریں، ان پر کچھ صدقہ نہیں ہے۔

٤ دَم کا حدودِ حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر جائز نہیں ہے۔

٥ صدقہ یا قیمتِ صدقہ کہیں بھی دیا جا سکتا ہے۔

٦ جنایت سے واجب ہونے والے دَم کا گوشت خود کھانا یا کسی مال دار کو

کھلانا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: یاد رکھئے مال داری کے گھمنڈ میں جان بوجھ کر جنایت کرنا، اور یہ کہنا کہ ہم دم دے دیں گے، یہ بڑی ناشکری اور سخت گناہ کی بات ہے اور اس سے اندیشہ ہے کہ عبادت قبول نہ ہو، اگر کسی نے ایسا کرلیا ہے تو توبہ کرے اور دم بھی دے۔

مسائل احرام

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر احتلام ہوجائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑے اور جسم میں جہاں ناپاکی لگی ہے، اسے دھوکر غسل کرلیں، اگر چادر بدلنے کی ضرورت ہوتو دوسری چادر استعمال کرلیں، لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ خوشبودار صابن استعمال نہ کریں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عورت کے لئے موزہ اور دستانہ پہننا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عورت کو اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مس کرے، نہ تمام چہرے کو ڈھانکے نہ اس کے بعض حصہ

کو، البتہ نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منہ پونچھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے چہرے کو کپڑا لگتا ہے، ایسی صورت میں اگر چہرے پر کپڑا گھنٹہ بھر سے کم لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے، ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: عورت کو چہرے کے علاوہ جسم کے باقی حصہ پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنے سر یا بدن اور کپڑوں سے جوں مارنا یا جدا کر کے پھینک دینا منع ہے، لیکن موذی جانور کا مارنا مثلاً سانپ، بچھو، کھٹمل، بھڑ وغیرہ مارنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا، سر یا داڑھی میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصہ سے بال دور کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں جماع کا تذکرہ اور جماع کے اسباب، جیسے بوسہ لینا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

مسئلہ: یوں تو کوئی بھی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں، لیکن احرام کی حالت

میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے، ساتھیوں کے ساتھ یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کمبل، لحاف، وغیرہ اوڑھنا جائز ہے، لیکن خیال رہے کہ سر اور منہ نہ ڈھکا جائے، باقی تمام بدن کو ڈھانکنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ کپڑے کے بغیر اپنے سر یا ناک پر رکھنا اپنے سر پر دیگ، چارپائی وغیرہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے، سر یا رُخسار کو تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا، یا سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دُور کرنا اور بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے، خوشبودار منجن، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، خوشبودار پھل یا پھول جان بوجھ کر سونگھنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبودار صابن کے استعمال سے صدقہ واجب ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اس طرح داخل ہونا کہ چہرہ یا اس کا کچھ حصہ غلاف سے چھپ جائے، مکروہ ہے، لیکن اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے داخل ہوجائے، یہاں تک کہ پردہ اس کو ڈھانپ لے، لیکن کعبہ کا پردہ اس کے چہرے کو نہ لگے تو مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ: احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے نفل نہیں پڑھے، تو کوئی جنایت لازم نہیں آئے گی۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ نیت احرام سے پہلے بدن کو خوشبو لگائے لیکن ایسی خوشبو نہ لگائے، جس کا جسم احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

مسئلہ: بعض ہوائی جہاز والے ہاتھ منہ پونچھ کر تروتازہ ہونے کے لئے خوشبودار ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں اور لوگ لاعلمی میں اس سے ہاتھ منہ

پونچھ لیتے ہیں، خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اس طرح کے خوشبودار کپڑے سے منہ یا ہاتھ پونچنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے موقع پر احرام کی نیت کرنے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہوتو دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے، احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت ہے۔ پہلی رکعت میں **سورۃ الفاتحۃ** کے بعد **سورۃ الکافرون** اور دوسری رکعت میں **سورۃ الاخلاص** پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں زخم یا تکلیف کی وجہ سے پٹی باندھنا جائز ہے۔

مسائل طواف

مسئلہ: طواف کے درمیان باوضو رہنا ضروری ہے، لہٰذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کر لے اور پورے طواف تک باوضو رہے، اگر طواف کے پہلے چار چکروں میں وضو ٹوٹ جائے، تو وضو کر کے طواف نئے سرے سے شروع کرنا افضل ہے، اور اگر چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹے تو وضو کے بعد اختیار

ہے کہ چاہے طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

مسئلہ: طواف کے لئے نیت شرط ہے، بلا نیت اگر کوئی بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے، زبانی نیت ضروری نہیں۔

مسئلہ: عمرہ کرنے والی عورت کا تلبیہ پڑھنا بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی ختم ہوجاتا ہے، اس لئے اب تلبیہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: حجر اسود کا استلام کرے تو یہ بات اچھی طرح یاد رکھے کہ استلام کرتے وقت لوگوں کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہوجانے کا خوف ہوتا ہے، اور اس وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا اس کا خیال رہے کہ سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ بڑھے، ورنہ ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا کہ طواف کی اتنی مقدار بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کرکے کی گئی ہے، اگر ایسا ہوجائے تو پچھلے پاؤں لوٹے کہ بایاں کندھا بیت

اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصّہ کو دوبارہ کرے، ہجوم میں چونکہ اس طرح کرنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے ایسی حالت میں طواف کے اس خاص چکّر کو دوبارہ کرے، ورنہ جزالازم ہوجائے گی، اسی لئے ہجوم کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ نہ دے بلکہ دور ہی سے اشارہ کرکے استلام کرے۔

مسئلہ: استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے ہوئے طواف کی حالت میں آجائے، یعنی فوجی طریقہ سے داہنی طرف مڑ جائے، بیت اللہ کے دروازہ کی طرف اس طرح چلے کہ بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف رہے اور طواف شروع کرے۔

مسئلہ: اگر کسی نے حالت احرام میں حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور اس کے منہ اور ہاتھ کو بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا اور اگر تھوڑی لگی تو صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں خیرات کرنا واجب ہوگا، اس لئے احرام کی حالت میں حجر اسود کو نہ ہاتھ لگائے اور نہ بوسہ دے، ہاتھوں سے اشارہ کرکے ہاتھوں کا بوسہ لے۔

مسئلہ: حطیم کو شامل کرکے طواف کرنا واجباتِ طواف میں سے ہے اور طواف

کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا ناجائز ہے، اگر ایسا کرلیا تو طواف کے اس حصے کو یا اس خاص چکّر کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہے ورنہ جزا لازم ہوگی۔

نوٹ: طواف کے سات چکروں کے درمیان وقفہ کرنا یا کسی اور کام میں مشغول ہوجانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ہر وہ کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو اس کو چھوڑ دے، مثلاً بلا ضرورت ادھر اُدھر دیکھنا، منہ پر ہاتھ رکھنا، ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ اسی طرح طواف کے دوران ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنا بھی طواف کے آداب کے خلاف ہے، طواف میں اطمینان وسکون سے چلنا چاہیئے۔

مسئلہ: طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ ادھر اُدھر نہ کرے، دعاؤں کے ساتھ ساتھ دُرود شریف پڑھتی رہے، کیونکہ درود شریف افضل عبادت ہے۔

مسئلہ: طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے یا نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔

مسئلہ: طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے، اس طرح پڑھے کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے۔

مسئلہ: طواف میں دعا مانگنا، قرآن مجید کی تلاوت سے افضل ہے۔

مسئلہ: طواف میں نمازیوں کے سامنے سے گزر سکتے ہیں۔

مسئلہ: رکنِ یمانی پر پہنچے تو اس کو صرف داہنے ہاتھ سے چھونا سنت ہے، لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں اور سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو، اس کو بوسہ دینا یا بائیں ہاتھ سے چھونا خلافِ سنت ہے، اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ایسے ہی گزر جائے۔

مسئلہ: شروع طواف اور ختم طواف ملا کر حجر اسود کا آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے، اوّل طواف شروع کرتے وقت اور آٹھواں (آخری چکر کے بعد) پہلی اور آٹھویں مرتبہ سُنّتِ مؤکدہ ہے، باقی میں بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے، استلام نہ کرنا مکروہاتِ طواف میں سے ہے، لہٰذا کراہت سے بچنے کے لئے ہر چکّر کے پورا ہونے پر استلام کرے۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک عبادت ہے، لیکن طواف کی حالت میں

بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا اور بیت اللہ کو دیکھنا صحیح نہیں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا صرف حجرِ اسود کے استقبال کے وقت جائز ہے۔

نوٹ: دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے، جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے، اگر ایسا ہو جائے تو اس خاص حصّہ کا لوٹانا واجب ہے، لیکن بہتر ہے کہ پورے چکر کو دوبارہ کرے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں جزا لازم ہو جائے گی۔

مسئلہ: حجرِ اسود کے سامنے استلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا سنّت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر چکّر میں بھی، ہر بار یہ کہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

مسئلہ: بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے، آج کل لوگ اس بری عادت میں مبتلا ہیں اس سے بچیں، موزہ پہن کر طواف کرسکتی ہیں۔

مسئلہ: بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ طواف اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا، جب تک کتابوں میں لکھی ہوئی ہر چکر کی الگ الگ دعائیں نہ پڑھ لی جائیں، یہ

خیال غلط ہے،طواف کے لئے نیت شرط ہے اس کے بعد بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: طواف کے چکروں میں ہر چکّر کا لگاتار ہونا سنّت مؤکدہ ہے، لہٰذا طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے، بیت اللہ کے کونوں پر یا مطاف میں کسی اور جگہ دوران طواف دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ طواف کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف فرض نماز یا نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو طواف روک دیں اور عورتوں کے مجمع میں شامل ہوکر نماز میں مشغول ہوجائیں، نماز سے فارغ ہوکر اسی جگہ سے طواف شروع کردیں، جہاں چھوڑا تھا۔

مسئلہ: خواتین نماز سے اتنی دیر پہلے طواف شروع کریں کہ ان کا طواف نماز سے اتنی دیر پہلے ختم ہوجائے جس میں وہ عورتوں کے مجمع میں نماز کے لئے پہنچ جائیں ورنہ مردوں کی نماز خراب کرنے کے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ: طواف اور سعی کے لئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں، بغیر محرم کے بھی

ادا ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا تو اس پر واجب ہے کہ حیض ختم ہونے کا انتظار کرے، جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ اپنی کم علمی کی بناء پر یہ سمجھی کہ حیض آنے کی وجہ سے عمرہ کا احرام فاسد ہو گیا، اس وجہ سے اس نے حیض ختم ہونے کے بعد نیا احرام باندھ لیا تو اس کا یہ عمل ناجائز ہے اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے، فی الحال ایک عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے پھر دوسرا احرام جو اس نے ترک کیا تھا اس کی وجہ سے واجب ہونے والے عمرہ کی قضاء کرے اور دو دم دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا یہاں تک کہ مدینہ منورہ

جانا پڑا تو یہ عورت مدینہ منورہ میں بھی حالت احرام ہی میں رہے گی اور مدینہ منورہ سے واپسی پر نیا احرام نہیں باندھے گی اور پرانے احرام ہی میں عمرہ ادا کرے گی۔ اگر اس عورت نے مدینہ منورہ سے واپسی پر نئے احرام کی نیت کر لی تو اس نے ایک ناجائز عمل کا ارتکاب کیا اس صورت میں وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے، فی الحال ایک عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے پھر دوسرا احرام جو اس نے ترک کیا تھا اس کی وجہ سے واجب ہونے والے عمرہ کی قضاء کرے اور دو دم دے دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے تو حیض کی حالت ہی میں سعی کر لے کیونکہ سعی کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور وہ اپنی کم علمی کی بناء پر یہ سمجھی کہ حالت حیض میں سعی کرنا جائز نہیں اس لئے وہ سعی کئے بغیر جدہ یا مدینہ منورہ چلی گئی تو اس کا احرام ابھی تک باقی ہے اسی احرام کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس آکر عمرہ کے بقیہ افعال ادا کرے اور

احرام سے حلال ہوجائے، اگر مذکورہ عورت نے پہلے عمرہ کے افعال ادا کئے بغیر نیا احرام باندھ لیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے پچھلے عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہو اور پھر عمرہ کی قضاء کرے اور دو دم دے دے۔

سیلان رحم (لیکوریا)

وہ رطوبت اور پانی جو حیض کے اختتام پر رحم سے بہہ کر آگے کی شرمگاہ سے باہر آئے اسے سیلان رحم (لیکوریا) کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: سیلان رحم نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر کپڑے پر لگ جائے تو دیگر ناپاک چیزوں کی طرح اسے بھی دھویا جائے گا۔

مسئلہ: بعض خواتین کو بہت کثرت سے یہ پانی آتا ہے، جس کی وجہ سے ان کو نماز کے دوران وضو ٹوٹنے کا خطرہ رہتا ہے، ایسی عورت پر واجب ہے کہ روئی وغیرہ سے اس کو روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کے باوجود نہ رکے تو کسی ایک نماز میں تجربہ کرے کہ اس نماز کے پورے وقت میں سنتوں اور نوافل کے علاوہ صرف فرض نماز ناپاک پانی آئے بغیر ادا کرسکتی ہے یا

نہیں، اگر صرف فرض نماز بھی ادا نہیں ہوسکتی تو اب یہ عورت شرعاً معذور کے حکم میں داخل ہے، اس لئے یہ عورت ہر نماز کے وقت میں صرف ایک مرتبہ وضو کرے، اس دوران اس ناپاک پانی کے آنے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا البتہ نماز کا وقت گزرتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے نیا وضو کرنا ہوگا اور یہ معاملہ اس وقت تک چلے گا جب تک یہ عذر ختم نہ ہوجائے۔ اور اگر نماز کے پورے وقت میں اتنی دیر پاکی حاصل ہوجاتی ہے جس میں صرف فرض نماز ادا ہوسکتی ہوتو یہ عورت شرعاً معذور نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت سیلان رحم کی وجہ سے پورا طواف ایک وضو سے ادا نہیں کرسکتی تو وہ روئی وغیرہ سے اس ناپاک پانی کو روکنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ: اگر سیلان رحم اتنی کثرت سے ہے کہ روئی وغیرہ سے بھی نہیں رکتا اور یہ عورت شرعاً معذور بھی نہیں، تو ایسی عورت پر واجب ہے کہ دوران طواف جب کبھی یہ ناپاک پانی آجائے تو مطاف سے نکل کر وضو کرلے اور جہاں سے طواف چھوڑا ہے وہیں سے شروع کرکے باقی ماندہ طواف پورا کرلے، نئے سرے سے طواف شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: اگر سیلان رحم میں مبتلا عورت شرعاً معذور کے حکم میں ہے تو ہر نماز کے لئے وضو کر لے اب اس نماز کے پورے وقت میں اس کا وضو سیلان کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا، اس دوران جتنے طواف کرنا چاہے کر لے، البتہ اگر دوران طواف نئی نماز کا وقت شروع ہو گیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا چاہے ناپاک پانی آئے یا نہ آئے۔

مسئلہ: اگر طواف کے چار چکر پاکی کی حالت میں کئے اور چار چکر کے بعد ناپاک پانی آ گیا اور باقی کے چکر ناپاکی کی حالت میں ہوئے تو ایسی عورت پورے طواف کو لوٹائے یا ناپاکی کی حالت میں کئے ہوئے ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت اپنی کم علمی کی بناء پر سیلان رحم کو ناقض وضو شمار نہ کرے اور اسی حالت میں طواف کر لے تو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور اس طواف کو لوٹائے ورنہ دم دینا ہوگا۔

مسائل سعی

مسئلہ: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف اور طواف کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سعی کے لئے جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا سنت ہے، اس لئے نویں بار حجرِ اسود کا استلام کر کے صفا پر آئے۔

مسئلہ: نئ تعمیر کے بعد صفا کی بلندی کے اول حصہ تک چڑھنا جہاں سے بیت اللہ نظر آجائے کافی ہے۔

مسئلہ: سعی کرنے والی عورت کے لئے سنت ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہو کر سعی کی نیت کرے اور دعا مانگے۔

مسئلہ: واجب ہے کہ سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر۔

مسئلہ: مروہ پر بھی زیادہ اوپر چڑھنا منع ہے، کشادہ جگہ تک چڑھے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر اذکار اور دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا، صفا اور مروہ پر دیر تک دعا مانگنا مستحب ہے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں، جیسے دعا میں اٹھائیں جاتے ہیں، نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کریں، یہ خلافِ سنت ہے۔

مسئلہ: سعی کے درمیان اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھیں، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ: سعی سے فارغ ہونے کے بعد، لیکن بال کٹوانے سے پہلے، مسجد حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ: سعی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں لہٰذا اگر عورت کے ناپاکی کے ایام شروع ہو چکے ہوں اور سعی نہ کی ہو تو سعی کر سکتی ہے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ: عدت والی عورت کے لئے ایام عدت میں عمرہ کا سفر جائز نہیں۔

مسئلہ: عورتوں کے احرام کا لباس ان کے روزمرہ کے استعمال کا سادہ لباس ہے، البتہ موزوں اور دستانوں کا نہ پہننا بہتر ہے۔

مسئلہ: سر کا ڈھانکنا اور چہرے کا پردہ جس طرح عام حالات میں لازم ہے اسی طرح حالت احرام میں بھی لازم ہے، لیکن حالت احرام میں اس بات کا خیال رکھے کہ پردہ کرتے ہوئے کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

مسئلہ: وضو کرتے ہوئے سر کا مسح سر پر بندھے ہوئے کپڑے پر کرنے سے ادا نہیں ہوگا، بلکہ کپڑا اہٹا کر بالوں پر مسح کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: عورتیں تلبیہ بلند آواز سے نہ پڑھیں بلکہ آہستہ آواز میں پڑھیں۔

مسئلہ: اگر مردوں کا ہجوم زیادہ ہو تو بیت اللہ سے دور رہ کر طواف کریں، مردوں کے ساتھ مخلوط ہو کر طواف نہ کریں۔

مسئلہ: ایسے وقت میں طواف شروع کریں کہ نماز کی جماعت شروع ہونے سے اتنی دیر پہلے فارغ ہو جائیں کہ نماز کے لئے عورتوں کے مجمع میں پہنچ جائیں۔

مسئلہ: بعض خواتین کو ہر مہینے حیض نہیں آتا بلکہ دو تین ماہ بعد آتا ہے، ایسی عورت اگر احرام باندھ کر عمرہ کے لئے چلی گئی اور خلاف عادت اسے خون آ گیا اور پچھلے حیض اور اس خون آنے کے درمیان پندرہ دن یا اس سے

زیادہ وقفہ ہو چکا ہے اور اس عورت نے ابھی تک عمرہ کا طواف نہیں کیا تو اب اس کے لئے طواف کرنا جائز نہیں، جب خون بند ہو جائے اور مکمل پاکی حاصل ہو جائے اس کے بعد طواف کرے اور عمرہ مکمل کر کے احرام سے حلال ہو اس وقت تک یہ عورت احرام ہی میں رہے گی۔

مسئلہ: کسی عورت کی حیض کی عادت مثلاً چھ دن ہے، اس کو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی (عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے) حیض شروع ہوا لیکن خلاف عادت تین یا چار دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا، تو اس عورت کے لئے چھ دن پورے ہونے سے پہلے طواف کرنا جائز نہیں، البتہ خون بند ہونے کے بعد غسل کر لے اور وقت پر نمازیں پڑھنے کا اہتمام کرے، جب عادت کے چھ دن گزر جائیں اس کے بعد غسل کر کے طواف کرے اور عمرہ کے افعال پورے کرے۔

مسئلہ: کسی عورت کی حیض کی عادت مثلاً آٹھ دن ہے، ایک دن خون آ کر بند ہو گیا تو اس عورت کے لئے جائز نہیں کہ عادت کے آٹھ دن گزرنے سے پہلے طواف کرے، جب آٹھ دن پورے ہو جائیں تو غسل کر کے طواف

کرے اور عمرہ کے افعال پورے کرے۔

مسئلہ: دوران طواف حیض شروع ہوجائے تو فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے باہر آجائے اور پاک ہوجانے کے بعد اس طواف کو دوبارہ کرلے۔

مسئلہ: اگر عمرہ کا طواف مکمل کرنے کے بعد یا اکثر طواف کرلینے کے بعد حیض شروع ہوگیا تو اس عورت کے لئے جائز ہے کہ اسی حالت میں سعی کرلے، اب اگر طواف مکمل کرچکی ہے تو عمرہ کے افعال مکمل کر کے احرام سے حلال ہوجائے اور اگر طواف کے کچھ چکر باقی ہیں تو پاک ہونے کا انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد طواف مکمل کرے پھر باقی افعال (یعنی قصر) کر کے احرام سے حلال ہوجائے۔

مسئلہ: طواف کے بعد مقام ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو حرم میں کسی اور جگہ طواف کی دو رکعت ادا کریں۔

مسئلہ: سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان دوڑ نہ لگائیں، بلکہ درمیانی چال چلیں۔

مسئلہ: احرام سے فارغ ہونے کے وقت تمام سر یا چوتھائی سر کے بالوں

کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ لیں۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو، تو احرام کی نیت سے غسل کر لے، اس غسل سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور اگر غسل نقصان دہ ہو تو وضو کر کے احرام کی نیت کر لے، احرام کے نفل نہ پڑھے، بلکہ قبلہ رو ہو کر صرف دعا مانگ لے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے بعد اگر ایام شروع ہو جائیں تو اس سے احرام ختم نہیں ہوتا لیکن اس حالت میں مسجد میں جانا اور طواف کرنا جائز نہیں، پاک ہو جانے کے بعد عمرہ کے ارکان ادا کرے اور اس کے بعد سر کے بال کاٹ کر احرام سے حلال ہوگی۔

مسئلہ: اگر مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ایام شروع ہو جائیں تو اس حالت میں مسجد میں نہ جائے اور اپنا وقت ذکر و دعا میں گزارے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف ایام شروع ہو جائیں تو طواف اور سعی دونوں ہی نہ کرے، بلکہ پاک ہونے کے بعد کرے۔

مسئلہ: اگر طواف مکمل ہونے کے بعد ایام شروع ہو جائیں اور اس طواف

کے بعد سعی کرنی ہوتو اب سعی کرلے، کیونکہ سعی کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں اور سعی کی جگہ مسجد کا حصہ نہیں۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو، تو اس کا سفر شمار نہیں ہوگا، مثال کے طور پر ایک عورت کراچی سے ایام کی حالت میں مکہ مکرمہ روانہ ہوئی تو یہ عورت مسافر شمار نہیں ہوگی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پاک ہوجانے کی صورت میں بھی یہ عورت مکہ مکرمہ میں مقیمہ ہی شمار ہوگی اور اپنی نمازیں پوری ادا کرے گی، البتہ اڑتالیس 48 میل تقریباً اٹھتر 78 کلو میٹر کے سفر کی نیت سے مکہ مکرمہ کی حدود سے نکلتے ہی اس عورت پر مسافروں والے احکام لاگو ہوجائیں گے۔

مدینہ منورہ کا سفر

(حضرت سید رضی الدین فخری صاحب نوراللہ مرقدہ کی کتاب سے ملخصاً ماخوذ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دوستو آؤ ہم بھی مدینے چلیں ــــ لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں

اُن کی ہر بات پر، اُن کی ہر بات میں ــــ چلو مرنے چلیں، چلو جینے چلیں

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے: با خدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوشیار

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ہے کوئی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لاڈلا، جو سرکار دو عالم، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر سکے؟ کون انکار کر سکتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور ہم کو پروان چڑھایا، اب ہمارا نصیبا جاگا ہے اور ہم سب کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں روضۂ اطہر پر حاضری کے لئے بلایا جا رہا ہے اور ہم اپنی ان جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے اپنے اس گوشت پوست کے

ساتھ باعث تخلیقِ کائنات، محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آغوشِ شفقت میں پہنچ رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیسی کیسی تکالیف اُمّت کے لئے جھیلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ایک دو سال نہیں شروع سے آخری سانس تک، کبھی اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حالت نماز میں حطیم کے اندر تھے، کبھی راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، طائف میں پتھر مارے گئے، قدم مبارک کو اتنا لہولہان کر دیا کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک کو نکالنا مشکل ہو گیا تھا، اُحد میں دندان مبارک شہید کئے گئے، کفّار مکہ نے تین سال تک ہر طرح سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا، پیٹ پر پتھر باندھے، دنیا سے پردہ فرماتے وقت، گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا، یہ سب کیوں اور کس کے لئے برداشت فرمایا، صرف اور صرف ہمارے لئے اپنی امت کے لئے۔ کیا یہ سب کسی اور کے لئے تھا...... نہیں ہرگز نہیں اور آج اُمّت کیا صلہ دے رہی ہے آپ کو، ہم کو اور سب کو معلوم ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں:

دیکھئے اور سمجھئے......! روضۂ اطہر پر پہنچنے سے قبل سُنی سنائی رسمی بے سند بحث مباحثہ سے اپنے آپ کو بچایئے گا، خدانخواستہ بے حرمتی یا بے ادبی کا ارتکاب نہ ہوجائے۔

باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

چودہ سو سال سے تواتر کے ساتھ مشاہدات اور تجربات شاہدِ عدل ہیں اور احادیث موجود ہے کہ مواجہۂ شریف پر پہنچ کر جو بھی سلام پیش کرتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفسِ نفیس اس سلام کی سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جس نے روضۂ اقدس پر پہنچ کر زیارت کی، اس نے گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں زیارت کی، یہ بھی حق اور سچ ہے کہ جس نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اس نے واقعی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی زیارت کی، کیونکہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شکل میں ظاہر ہی نہیں ہوسکتا، یہ حقائق ہیں، اس کے خلاف بحث میں نہ پڑیں۔
بچپن سے جو دل میں آرزو و حسرت کروٹ لیتی اور بے چین رکھتی تھی اور

گڑگڑا کر دعا مانگا کرتے تھے:

میرے مولا بلا لو مدینے مجھے غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

اب اس کی مقبولیت کا وقت آ گیا ہے، جیسے جیسے مدینہ منورہ کی بستی، کھجور کے درخت اور عمارتیں نظر آتی جائیں، درود شریف اور سلام بادِل بے قرار، چشم پُرنم پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کرتے جائیں، مدینہ منورہ کی ایمان پرور فضا اور اس کے مقامات کی عظمت اور گرد و نواح کی محبت اور علوشان کا خوب دھیان رکھئے، کیونکہ یہ مقامات وحی الٰہی کے نزول کے ذریعہ آباد ہوئے ہیں، یہاں پر جبرئیل علیہ السلام بار بار آیا کرتے تھے اور حضرت میکائیل اور تمام منتخب فرشتے بھی حاضری دیا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی مٹی (تربت) سیّد البشر ﷺ کے جسمِ اطہر سے معطر ہے اور یہاں سے اللہ کا دین اور حضور ﷺ کی سنتیں پھیلی ہیں، غرضیکہ یہاں بڑی فضیلتوں کے مقامات ہیں لہٰذا ہم سب کو چاہیئے کہ اس کی اہمیت کو تعظیم سے حرز جاں بنائیں اور اس کی محبت و عظمت سے دل کو سرشار کرلیں۔

گویا کہ ہم سب حقیقتاً آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو رہے

ہیں اور مشاہدہ کررہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سلام کوسن رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لڑائی، بداخلاقی اور نامناسب قول وفعل سے پرہیز کریں۔

جس منزل سے گزریں اور معلوم ہوجائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ قیام فرمایا تھا، وہاں اگر موقعہ ہوتو اُتر کر نماز ادا کریں اور درود وسلام پڑھیں، اس سے محبت اور شوق وولولہ میں اضافہ ہوگا۔

اس بات کا بھی دھیان رکھئے کہ چھوٹی سے چھوٹی سُنّت بھی جہاں تک ممکن ہوسکے، چھوٹنے نہ پائے، یادرکھئے......! ایک سُنّت کو زندہ کرنے کا ثواب سوشہیدوں کے برابر بتلایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام گاہ پر پہنچ کر سامان کو ترتیب سے رکھیں، ساتھیوں کی ضروریات اور عادات اور تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمدردی اور ایثار کو عمل میں لائیں، غسل اور مکمل صفائی کریں اور اچھے سے اچھا لباس زیب تن کریں، ہوسکے تو نیا لباس پہنیں، داڑھی اور بالوں میں کنگھا کریں، خوب سنواریں، خوشبو لگائیں، سرمہ لگائیں، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اللہ تعالیٰ جمیل ہیں اور جمال (خوبصورتی) کو پسند فرماتے ہیں۔

اس قول کے مصداق اپنے آپ کو سادگی سے آراستہ اور مزّین کریں، باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں، آہستہ آہستہ، خراماں خراماں، وقار کے ساتھ ڈرے، سہمے کہ کہیں کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ ہو جائے، قدم اُٹھاتے ہوئے مسجد نبوی (حرم شریف) تک آئیں، اگر آسانی ہو تو افضل یہی ہے کہ باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوں اور داہنا قدم اندر رکھتے ہوئے یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
نَوَیْتُ الْاِعْتِكَافَ مَا دُمْتُ فِی الْمَسْجِدِ

یہاں سے بھی اگر سہولت سے ہو سکے، تو سیدھے ریاض الجنّۃ پہنچ کر محراب میں یا اس کے سامنے یا جہاں بھی آسانی سے ہو سکے، دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیے، اگر جگہ نہ مل سکے تو خبردار ہرگز گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کیجئے گا، جہاں جگہ مل جائے وہیں پڑھ لیجئے، تحیۃ المسجد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو اچھی طرح جھنجوڑ لیجئے، غفلت

وسستی سے بیدار ہوجایئے، جوش کی جگہ ہوش وحواس درست کر لیجئے، نیت صحیح کر لیجئے، خوب دھیان سے غور کیجئے، سوچئے تو سہی یہ کس کا دربار ہے؟ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والی ہستی کا، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور یہ ان کا دربار ہے جن کے لئے ساری کائنات پیدا کی گئی، جن کے اشارے سے چاند کے ٹکڑے ہو گئے، جو معراج میں سدرۃ المنتہٰی تک اور قاب قوسین بلکہ اس سے کم فاصلہ کے بقدر پہنچے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اگر اس سے آگے گیا تو میرے پر جل کر خاک ہوجائیں گے، ایسا دربار جہاں مقرب ومنتخب فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحضرت میکائیل علیہ السلام، سلام کو آتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دو آدمیوں کو پکڑ بلوایا، جو مسجد نبوی میں تیز آواز سے بول رہے تھے، ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم طائف کے سے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر (مدینہ) کے رہنے والے ہوتے تو تمہیں مزہ چکھاتا۔

اور دیکھئے......! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کہیں قریب سے کیل یا میخ

وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنتیں، تو آدمی بھیج کر ان کو روکتیں کہ آواز نہ ہونے پائے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکلیف کا لحاظ رکھیں، اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی، تو بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں کہ ان کے بنانے کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک نہ پہنچے، ذرا غور تو فرمایئے، اتنی آواز اور شور بھی گوارہ نہ تھا اب آپ ہی دیکھیں گے کہ بعض لوگ اپنے لاابالی پن اور صحیح حقیقت حال سے ناواقفیت کی وجہ سے جوش میں آکر کس قدر بلند آواز اور تیز آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں، کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی، اب آپ ہی بتائیں کہ اسے بے ادبی نہ کہیں تو پھر کیا کہا جائے، دراصل حاضری کے وقت اور سلام پیش کرنے کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ادب واحترام اور تعظیم اور بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہیئے جو زندگی میں تھا اس لئے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: **جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی، جیسے میری زندگی میں زیارت کی۔**

سچ بتایئے، کیا آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ قدسی میں اس طرح کا

منظر پیش کرتے، جیسا کہ اب ہورہا ہے، ہرگز نہیں، آخر لوگ اس بات کو کیوں بھول جاتے ہیں، کہ حق سبحانہ وتقدس نے قرآن پاک میں سورۃ الحجرات میں خصوصیت سے اس طرف تنبیہ فرمائی ہے، ارشاد والا ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ط

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم (ﷺ) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ہی حضور (ﷺ) سے ایسے زور سے گفتگو کرو، جیسا کہ تم آپس میں کرتے ہو۔

اب ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے بڑھنا اور منہ کے سامنے دیوار کی طرح آکر کھڑے ہوجانا، کہ سانس لینا دوبھر ہوجائے، یہ تو اور بھی برا ہے اور یہ کونسا اظہارِ عقیدت اور محبت ہے؟ لہٰذا یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ سلام پڑھتے وقت شور وشغب ہرگز نہ کریں، نہ زور سے چلائیں، بلکہ متوسط آواز سے پڑھیں، مواجہہ شریف پر پہنچ کر سرہانے کی طرف جالی مبارک میں تین جھروکے آپ کو نظر آئیں گے، بس انہیں جھروکوں سے اندر کی طرف حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے، یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب نہ ہوں کہ ادب کے خلاف ہے، آنکھیں پُرنم ہوں، دل وفور محبت وعظمت میں دھڑک رہا ہو، نگاہیں نیچی ہوں، اِدھر اُدھر دیکھنا، اندر جھانکنا، اس وقت سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھیئے اور یہ تصور کیجئے کہ چہرۂ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور اقدس ﷺ کو میری حاضری کی اطلاع ہے، گھگھیاں بندھ جاتی ہیں، ہچکیاں مچلنے لگتی ہیں، آواز رندھ جاتی ہے، ادھر سے شفقت اور رحمت کی لہریں اٹھتی ہیں اور اپنے اُمتی کے دلوں پر سکون وطمانیت کی پھوار پڑنے لگتی ہیں۔

اے حسن ازل اپنی اداؤں کے مزے لے

ہے سامنے آئینہ حیران محمد (ﷺ)

عام طور پر رٹے ہوئے الفاظ دہرانے سے بہتر ہے، کہ ذوق وشوق سے صرف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھتا رہے، بعض بزرگوں سے سُنا ہے کہ جس نے حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اطہر کے

پاس کھڑے ہو کر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا آیت تلاوت کی اور ستر مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد کہا تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے، کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ عدد کو قبولیت میں دخل ہے، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما صرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پر اکتفاء کرتے تھے، بعض حضرات طویل سلام پڑھنا پسند کرتے ہیں، سب ٹھیک ہے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، مناسب سمجھیں تو حسب ذیل سلام بھی پڑھ لیا کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ

وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ

مَاجَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِهٖ

وَصَلّٰى عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ

وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ

فِى الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى

عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ

كَمَا اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَنَا

بِكَ مِنَ الْعَمىٰ وَالْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ

وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّأْمَلَهُ الْاٰمِلُوْنَ

یاد رکھئے کہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے روضۂ اطہر پر جا کر آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سلام پیش کرنا درود شریف پڑھنے سے بہتر ہے اپنا سلام پڑھنے کے بعد ان حضرات کا سلام پہنچائیں جنہوں نے آپ کے ذریعہ سے سلام کہا ہو اور اللہ جل شانہٗ سے دُعا کیجئے اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے شفاعت کی درخواست کیجئے، اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، پھر تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، اس کے بعد پھر پہلی جگہ یعنی حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سامنے آجایئے اور اللہ جل شانہٗ سے خوب دعائیں مانگئے اور

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی دعا مانگئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے کہ تمام امت ان کا حق ادا نہیں کر سکتی، جیسا کہ ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور رفاقت کا حق ادا کیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ جل شانہٗ کی خوب حمد وثناء کریں، یہاں کی حاضری کا اور اس کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کریں، پھر عاجزانہ ذوق وشوق سے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنھوں نے دعا کی درخواست کی ہو اور تمام مسلمانوں کے لئے زندوں کے لئے بھی اور مُردوں کے لئے بھی، خوب دعائیں مانگئے اور اپنی ان دعاؤں کو آمین پر ختم کیجئے۔

اس کے بعد ریاض الجنۃ میں جتنے ستون ہیں، مثلاً استوانہ ابولبابہ، استوانہ وفود، استوانہ عائشہ، استوانہ حنانہ، محراب ومنبر پر، درود شریف اور نوافل کا اہتمام رکھئے اور خوب دعائیں مانگئے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھئے گا، کہ کسی کے ساتھ دھکم پیل نہ ہو، جگہ گھیر کر نہ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دیں اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ دیواروں اور جالیوں پر عطر نہ لیپیں اور گندگی نہ پھیلائیں، دیواروں کو بوسہ نہ دیں، یہ سب سے باتیں بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہیں۔

لیجئے زہے نصیب اب وہ ساعت بھی آ گئی، محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کہ ہم اور آپ مواجہہ شریف پر کھڑے ہیں اور دیکھئے، یہ آپ کے سامنے محبوبِ خدا ﷺ کے دربار کی جالیاں ہیں، باادب باوقار۔

خبردار......! آواز اونچی نہ ہونے پائے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے، مگر یہ کہ رِقّت اور گریہ طاری ہو جائے تو ہوش وحواس کو قابو میں رکھئے، نا معلوم آپ سے زیادہ کتنے اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے محبوب آپ کے درمیان کھڑے ہوں اور آپ کے شور وغل سے ان کی یکسوئی میں خلل پیدا ہو رہا ہو اور ناگواری کا سبب بنے، آپ بھی مؤدبانہ اور عاجزانہ سر جھکائے، سلام پیش کیجئے، جیسے بچھڑا ہوا بچہ ماں کی گود میں مچل جاتا ہے، اگر وقت ہو تو سکون کے ساتھ ذرا ٹھہر جایئے، پھر توجہ کے ساتھ دل کے کان سے دھیان

دے کر سنئے، آپ کے سلام اور اس گریہ کا کیا جواب ملتا ہے؟

جواب ملے گا یقیناً ملے گا اور دل ہی سے ملے گا، اگر محبت اور غلامی کا کچھ حق ادا کیا ہوگا تو کیا عجب یہ ظاہری کان بھی سُن لیں۔

یوں تو حج اور حرمین شریفین کا سارا سفر ادب واحترام اور تقدس کا متقاضی ہے، لیکن دربارِ حبیب رب العالمین، باعثِ وجود کائنات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر بہت ہی اہتمام اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دیکھئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو......! یہ کھیل نہیں، ہنسی نہیں، یہ دربار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، یہاں اُونچی آواز نہ نکالیں، یہاں تو پیشاب، پاخانہ کرنا بھی سوءِادب ہے، چپہ چپہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہوں گے اور فرشتے قطار اندر قطار اپنے پر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں، ہر وقت یہ دھیان رہے کہ کسی کی غیبت نہ ہو، کسی کی تخفیف نہ ہو، کسی کی دل آزاری نہ ہو جائے، کوئی تکرار اور اکڑ مکڑ نہ ہونے پائے، یہاں کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی ہیں، اہل مدینہ ہیں، اُن کے اکرام اور اعزاز میں کمی نہ آنے پائے، خرید وفروخت میں بھی یہ خیال رکھیئے کہ میری طرف سے یہاں کے

لوگوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ نفع اور خوشی پہنچ جائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور رضا کا سبب بنے گا، اُن کی خدمت، ان کو ہدیہ دینا آپ کا اور ہمارا فرض ہے، یاد رکھئے ......! دینے والا کوئی اور ہے، وہ دلواتا ہے اور ہم دیتے ہیں، اسی کو توفیق کہتے ہیں اور کون ہے جسے توفیق کی آرزو نہ ہو۔

جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں دینے والا نظر نہیں آتا

جب تک قیام کی منظوری ہو، بار بار خدمت اقدس میں، کھڑے، بیٹھے، مواجہہ شریف پر، قدم مبارک کی طرف، اصحاب صفہ کی طرف، ریاض الجنّۃ میں، ستونوں کے قریب، روضۂ مبارک کی چوکھٹ پر، محراب میں اور محراب کے سامنے جوش سے زیادہ ہوش سے، صلوۃ وسلام، تلاوت، نوافل میں اور گشت وتعلیم میں ہمہ تن مصروف رہیں اور جب رخصت کا وقت آئے، تو انہیں خیالات اور عزائم کے ساتھ، باصد ہزاراں حسرت وغم، آنسوؤں سے چھلکتے ہوئے آنکھوں کے کٹورے ہوں اور دل میں جدائی کے زخم اس طرح ہنس رہے ہوں جس طرح سلگتے ہوئے کوئلے پر چنگاری ہنستی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جی ہاں زخم ہنستے ہیں، اس وجہ سے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوارات وتجلیّات اور یاد اور صلوٰۃ وسلام ہمارے ساتھ کئے جارہے ہیں، بطور عطیات اور خلعت کے، سارا وجود سسکیاں لے رہا ہو، ہچکیاں بندھی ہوں، بار بار حاضری کی درخواست ہو اور مواجہہ شریف پر آ کر کھڑے ہو جایئے اور رخصت طلب کیجئے اور زبان پر

اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْفِرَاقُ یَانَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کی رٹ لگی ہو اور ایسی حالت میں باہر آ جایئے۔

نکل جائے وہ حسرت ہے جو دل میں رہ جائے وہ ارمان ہے۔